Al-Mahdi Research Journal
Vol. 04, No. 01 (Jan-June 2023)
ISSN (p): 2789-4142 ISSN (e):2789-4150

مضامینِ قرآن پر برصغیر پاک وہند میں لکھی جانے والی ابتدائی کتب کا تعارفی جائزہ

An Introductory Analysis of the pioneer books about the Qur'anic literature in the Sub-continent

Dr. Muhammad Asim Ul Hassan

Director Tadabbur Research Center Bahawal Pur,

Email: Address:muhammadasimulhassan@gmail.com

Dr. Muhammad Muavia Khan

Chief Editor Tadabbur Ollom E Islamia Research Journol,Email Address:dr.muaviakhan2872@gmail.com

Hafsa Bibi

Assistant Prof. Islamic Studies Govt. Associate College For Women Khan Garh, hafsabibi7817@gmail.com ORCID: https://orcid.org/0000-0002-6712-0512

Abstract:

This paper provides an introductory analysis of the pioneer books of Waheed al Zaman and Dr. Israr Ahmad about the Qur'anic literature in the Sub-continent. The aim of this paper is to explore the impact of the works of Waheed al Zaman and Dr. Israr Ahmad on the study of Qur'anic literature in the Sub-continent. The research questions posed in this paper are: What is the impact of the works of Waheed al Zaman and Dr. Israr Ahmad on the study of Qur'anic literature in the Sub-continent? What are the implications of their works for the further study of the Qur'anic literature in the Sub-continent? The methodology used in this paper is a qualitative approach, which includes a review of the works of Waheed al Zaman and Dr. Israr Ahmad, as well as an analysis of their impact on the study of Qur'anic literature in the Sub-continent. The significance of this paper lies in the fact that it provides an introductory analysis of the works of Waheed al Zaman and Dr. Israr Ahmad, and the impact of their works on the study of Qur'anic literature in the Sub-continent. This paper contributes to the body of knowledge by providing an analysis of the works of Waheed al Zaman and Dr. Israr Ahmad, and their impact on the study of Qur'anic literature in the Sub-continent. The conclusion of this paper is that the works of Waheed al Zaman and Dr. Israr Ahmad have had a significant impact on the study of Qur'anic literature in the Sub-continent, and that their works should be further

explored in order to gain a better understanding of the Qur'anic literature in the Sub-continent.

Key Words: *history, authors, Qur'anic teachings, to eliminate, ordinary people*

تمہید:

قرآنیات کا موضوع اس قدر ایمان افروز، روح پرور، دلکش اور خزینہ علم وعرفان ہے کہ تشنگان علم کیلئے اس گلستان کی گل چینی قلب ایمانی وروح کیلئے ایسی خلد عظیم ہے کہ جنت الفردوس کی ہزاروں رعنائیاں اس کے ایک ایک پھول سے رنگ وبو کی بھیک مانگنے کو اپنے لئے فخر تصور کرتی ہیں۔ قرآنی علوم کا ہر پہلو کائنات کی تمام وسعتوں کا حامل ہے۔ کوئی بھی بڑے سے بڑا مفکر، مدبر اور فصاحت و بلاغت کا حامل ایک انسان نزول قرآن سے لیکر آج چودہ سو سال گزرنے تک اس کی مثل کلام پیش کرنے سے قاصر ہے۔

اسلامی علوم وفنون میں آج تک جو کچھ مدوّن ومرتب ہوا ہے اس میں اردو زبان میں مضامین قرآن پر بہت کم لوگوں نے قلم اٹھایا ہے انہوں نے اپنی اپنی استعداد کے مطابق انسانیت کی رہنمائی کا سامان میسر کیا ہے اور یہ امر خوش آئند بھی ہے کہ بہت سے علمی مسائل اور اسلامی موضوعات پر اعلیٰ تحقیقاتی کاموں میں مختلف ادارے سرگرم عمل ہیں اور روز بروز ان میں اضافہ ہو رہا ہے۔ رسائل وجرائد میں بھی مخصوص مواقع پر چند آیات کی تفسیر کر دی جاتی ہے۔ قرآن کا اسلوب جداگانہ ہے اور قدیم عرب کے اسلوب کے مطابق مختلف موضوعات کو ملا کر بات کی گئی ہے یا پھر قرآن نے ہلکا سا اشارہ کر دیا اور پھر اگلی بات شروع کر دی اس وجہ سے فہم قرآن میں آسانی پیدا کرنے کے لئے علماء کرام نے ایک مضمون کے تحت مختلف آیات کو اکٹھا کرنے کا کام کیا ہے۔

مضامین قرآن کا تعارف:

مضمون: مرکزی نقطہ جس پر متکلم اپنے کلام اور مضمون نگار اپنے مضمون کی بنیاد رکھتا ہے مدار گفتگو، مدار نشان یا مدار تالیف کہلاتا ہے۔ مضمون انگریزی زبان میں subject کو کہتے ہیں۔ جیسا کہ آکسفورڈ ڈکشنری میں بھی بیان کیا گیا ہے۔

"The division of a sentence (or clause) into two parts, subject and predicate, is a long established one, and derived originally from logic and philosophy. Latin word subjectum translates Aristotle's to hupokeimenon, which primarily means 'the material of which things are made'; hence 'the subject of an attribute or of a predicate. "[1]

مضمون کو (article) بھی کہتے ہیں یہ، یونانی زبان کے لفظ "arthron" سے ماخوذ ہے۔[2] جس کے معنی بنیادی طور پر جوڑ کے ہوتے ہیں اور اپنی اسی اصل شکل میں آج بھی یہ لفظ مستعمل پایا جاتا ہے، جیسے طب میں "arthritis" کا لفظ یعنی التہاب مفصل یا جوڑوں کی سوزش۔ پھر اس جوڑ (پابند) کے مفہوم سے اس میں جڑنے والے اجزاء کے تصور کی تشبیہ سے جز کا مطلب پیدا ہوا اور یہاں سے یہ لفظ کسی جریدے کے اجزاء یعنی مقالات کے لیے مستعمل ہوا۔ اس کا پرانا مفہوم جوڑ یا بند، طب کی مندرجہ بالا مثال کے علاوہ قانون میں بھی پایا جاتا ہے۔

جب ہم مضامین قرآن کی تعریف قرآن میں تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ ہماری اس بارے میں کیا رہنمائی کرتا ہے۔ جیساکہ قرآن حکیم کی سورت النحل کی یہ آیت مضامین قرآن کا منظر پیش کررہی ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ۔

"وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ"[3]

"اور اتاری ہم نے تیری طرف یہ کتاب تاکہ وضاحت کرے تولوگوں کے لیے ان مضامین کی جو ان کی طرف اتارے گئے ہیں،اور تاکہ وہ غور کیا کریں"۔[ترجمہ اشرف علی تھانوی]

اسی آیت کا لفظی ترجمہ جیساکہ حافظ احمدیار نے کیاہے:

"لفظی وگرامر کے لحاظ سے ترجمہ:[وَ انزَلْنَا :اور ہم نے اتارا][اِلَيْكَ :آپ ﷺ کی طرف][الذِّكْرَ :اس یاددہانی(یعنی وحیٔ غیر متلو)کو][لِتُبَيِّنَ :تاکہ آپ(ﷺ) واضح کریں][لِلنَاسِ :لوگوں کے لئے][مَا:اس کوجو][نُزِّلَ :نازل کیا گیا][اِلَيْهِمْ :ان کی طرف(یعنی ان کے واسطے)][وَلَعَلَهُمْ :اور شاید وہ لوگ][يَتَفَكَّرُوْنَ :غوروفکر کریں]"

وَمَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ میں۔ اِلَيْهِمْ دراصل لَهُمْ کے معنی میں ہے۔[4] آیت۔44 کے دوسرے جز میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ (ﷺ) کو مامور فرمایاہے کہ آپ (ﷺ) قرآن کی نازل شدہ آیات کی وضاحت لوگوں کے سامنے کردیں۔یہ اس امر کا واضح ثبوت ہے کہ قرآن کریم کے حقائق اور احکام کو صحیح طور پر سمجھنا رسول اللہ (ﷺ) کے بیان پر موقوف ہے۔ اگر ہر انسان صرف عربی زبان اور عربی ادب سے واقف ہوکر قرآن کے احکام کو اللہ کی منشاء ومرضی کے مطابق سمجھنے پر قادر ہوتا تو رسول اللہ (ﷺ) کو وضاحت کی خدمت سپرد کرنے کے کوئی معنی نہ رہتے۔

قرآن کریم علوم کا خزانہ ہے جیساکہ امام ابو بکر احمد بن حسین البیہقی حسن بصری کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک سو چار کتابیں نازل فرمائیں اور اُن سب کے علوم چار کتابوں: تورات، انجیل، زبور اور قرآن میں جمع فرمادیئے، پھر مذکورہ تین کتابوں کے علوم قرآن حکیم میں محفوظ کردیئے۔اس کو امام سیوطی نے اپنی کتاب میں بھی نقل کیاہے۔[5]

قرآن کریم عربی زبان میں نازل ہوئی اور اس کے نازل کرنے والے نے خود یہ دعویٰ کیا کہ

"إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ"[6]

ترجمہ: بیشک ہم نے اس "ذکر" کو نازل کیا اور بے شک ہم ہی اس کی حفاظت فرمائیں گے۔

پھر دنیا اس کی حفاظت کے مظاہر بھی دیکھ رہی ہے۔زمانۂ نزول سے لے کر آج تک بے شمار نفوسِ انسانی نے اسے اپنے قلوب میں محفوظ اور اذہان میں ثبت کیاہے۔قرآنی علوم کو کوئی نہ کوئی عنوان تو دیناہی تھاجیساکہ دور اوّل کی ضرورت کے مطابق ان کو علوم القرآن دیاجانے لگا اور پھر ان سے ہٹ کر مضامین قرآن کا نام دیاجانے لگا اور اب یہ مضامین قرآن رفتہ رفتہ کتب کی صورت اختیار کر گئے ہیں۔ اور عصر حاضر میں باقاعدہ ایک خاص جہت سے یہ کتب مزیّن کی جارہی ہیں۔ اہل علم نے اگر اس کے الفاظ ومعانی، مفاہیم ومطالب، تفسیر وتاویل، قرآءت ولہجات کی صورت میں کام کیاہے تو دانشوروں نے اس کے مختلف زبانوں میں تراجم، کاتبوں نے مختلف خطوط میں اس کی کتابت کی، ادیبوں اور شاعروں نے اس کے محامد ومحاسن کو اپنے الفاظ میں بیان کرکے اس کی خدمت کی اور

واعظوں اور خطیبوں نے اپنے وعظوں اور خطبات سے اس کی تعریف اس شان سے بیان کی کہ ہر مسلمان کا دل اس کی تلاوت و مطالعہ کی جانب مائل ہوا اور امت مسلمہ ہی نہیں غیر مسلم بھی اس کی جانب راغب ہو کر اس سے منسلک ہو گئے۔ بعض اہل علم و قلم نے اس کے موضوعات و مضامین پر قلم اٹھایا اور بعض نے اس کی indexing اور اشاریہ بندی کی جانب توجہ کی۔

آیت کے مفہوم اور مفسرین کے اقوال سے یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو مبعوث فرمایا کہ وہ اس کتاب کے مضامین کی تعلیم دے اور اس کو سمجھائے۔ یعنی یہ کتاب مختلف مضامین پر مشتمل ہے، لیکن اس کا اپنا انداز ہے۔

چونکہ قرآن کریم کا موضوع بنی نوع انسان کی ہدایت ہے لہذا یہاں ہر چیز سے مراد ہر ایسی چیز ہے جو انسان کی ہدایت سے تعلق رکھتی ہو۔ یعنی اس میں تمام اچھے اور برے اعمال اور ان کی جزا و سزا کی خبر دی گئی ہے۔ اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ دنیا جہان کے علوم و فنون اس میں آ گئے ہیں۔ حتیٰ کہ ان کی تفصیلات بھی موجود ہیں جیسا کہ اکثر حضرات اپنے اپنے علوم و فنون کو بہ تکلف قرآن کریم کی طرف منسوب کرنے کی کوشش فرماتے ہیں۔ قرآن کریم میں اگر کوئی بات طب، جغرافیہ یا تاریخ یا ہیئت کی آ گئی ہے تو وہ ضمناً ہے ایسے علوم بیان کرنا قرآن کا اصل مقصد نہیں۔

نیز قرآن میں جو چیزیں مذکور ہوئی ہیں ان میں سے بعض کی تو تفصیل بھی قرآن میں آ گئی ہے۔ بعض اجمالاً بیان ہوئی ہیں۔ ان کی تفصیل قرآن کے بیان یا آپ کی سنت سے ملتی ہے۔ حتیٰ کہ بیشتر ارکان اسلام تک قرآن میں اجمالاً بیان ہوئے ہیں۔ اور ان کی پوری تفصیل احادیث میں مذکور ہے اور ان قرآنی احکام پر عمل صرف اس صورت میں کیا جا سکتا ہے کہ احادیث سے رہنمائی حاصل کی جائے۔ اس سے ایک اہم نتیجہ یہ بھی نکلتا ہے کہ جو لوگ احادیث کے منکر ہیں یا حدیث کو حجت تسلیم نہیں کرتے وہ فی الحقیقت صرف حدیث کے نہیں بلکہ قرآن کے بھی منکر ہوتے ہیں۔ ایسی ہدایات جو اللہ تعالیٰ عزوجل نے اپنے آخری نبی حضرت محمد ﷺ پر نازل فرمائیں اور وہ واضح ہدایات قرآن پاک کا حصہ بن گئیں انکو مضامین قرآن کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ قرآن پاک میں موجود آیات مبارکہ کے پوشیدہ نکات کے رازوں کو مضامین قرآن کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ قرآن میں مختلف موضوعات جیسے اعتقادات، اخلاق، احکام، گذشتہ امتوں کی داستانیں، منافقوں اور مشرکوں سے مقابلہ وغیرہ پر مختلف انداز میں بحث کی گئی ہے۔ قرآن میں وارد ہونے والے اہم موضوعات میں سے بعض یہ ہیں: توحید، معاد، صدر اسلام کے واقعات جیسے رسول اکرم ﷺ کے غزوات، قصص القرآن، عبادات اور تعزیرات کے حوالے سے اسلام کے بنیادی احکام، اخلاقی فضایل اور رذایل اور شرک و نفاق سے منع وغیرہ۔

مولانا گوہر رحمان اپنی کتاب علوم القرآن میں رقم طراز ہیں:

"فنی طور پر کسی کتاب کا موضوع وہ چیز ہوتی ہے جس سے تعلق رکھنے والے امور پر اس بارے میں بحث کی جاتی ہے۔ قرآن چونکہ انسان کا ایک ضابطہ اور لائحہ عمل ہے اس لئے انسان ہی اس کا موضوع ہے۔ یعنی قرآن کا موضوع انسان ہے اس حیثیت سے کہ وہ مکلف ہے کیونکہ اس میں ان چیزوں کے بارے میں بحث کی گئی ہے جو انسان کے لئے حلال ہیں یا اس پر حرام ہیں یا جو اس کے لئے مفید یا مضر ہیں خواہ عقائد ہوں یا اعمال ہوں یا اخلاق ہوں۔"[7]

قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ نے خصوصیت کے ساتھ درجِ ذیل مضامین کو بیان کیا ہے اور وہ یہ ہیں:

1: اجزائے ایمان کے مباحث

2: عبادات کے مباحث

3: حسنات وسیئات کا بیان

4: قصص وحکایات کا بیان

5: نجاتِ حقیقی اور اس کے حصول کے ذرائع کا بیان

6: رسولِ کریم ﷺ کے سوانح اور آپ ﷺ کی نبوت کے دلائلِ کاملہ کا بیان

7: خصائص قرآن کا بیان

8: اسلام کی حقیقت اور اس کی صداقت پر دلائل قاطعہ کا بیان

9: کفروشرک کے تفصیلی احوال

10: مظاہر قدرت کا بیان۔

برصغیر میں مضامین قرآن کی ابتداء:

مضامین قرآن پر سب سے پہلے جو کتاب تصنیف کی گئی وہ دراصل ہے تو اصول تفسیر پر لیکن بعض علوم کا خلاصہ مضامین قرآن کے نام سے ہے۔ وہ ہے "الفوز الکبیر فی اصول تفسیر" ہے۔[8]

یہ کتاب فنّ اصولِ تفسیر میں نہایت ہی جامع اور مختصر اور نادر اصول وضوابط سے مزین ہے۔ عمومی خیال ہے کہ فہم قرآن کے حوالے سے تنہا اس کتاب کا مطالعہ، بہت سی اصول تفسیر کی کتابوں اور تفسیروں کے مطالعے سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ کتاب عام طور پر مدارس اسلامیہ میں داخلِ نصاب ہے اور بڑی اہمیت کے ساتھ اب تک پڑھائی جاتی ہے۔ یہ کتاب اصولِ تفسیر سے رغبت رکھنے والوں کے لیے نہایت ہی مفید ہے۔ یہ کتاب نہ صرف برّصغیر؛ بلکہ عرب اور افریقی ویورپی ممالک میں بھی متعارف ہے۔ شاہ صاحب نے اصل میں یہ کتاب فارسی زبان میں لکھی تھی؛ اِس لیے کہ اُس وقت ہندوستان میں فارسی زبان کی حیثیت مادری زبان کی سی تھی۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (1115ھ1176ھ) نے اصول تفسیر کے ضمن میں بعض علوم کا خلاصہ مضامین قرآن کے نام سے اپنی معروف کتاب الفوز الکبیر میں پیش کیا ہے۔ اس کتاب کے کل چار ابواب ہیں۔ جن میں علوم القرآن اور مطالعہ قرآن کے مختلف پہلوؤں پر ایک جامع تبصرہ کیا گیا ہے۔ الفوز الکبیر کے پہلے باب میں قرآن مجید کے مضامین کو شاہ صاحبؒ نے پانچ علوم میں تقسیم کیا ہے۔ جو ان کے نزدیک قرآن مجید کا لب لباب ہیں۔ یہ علوم انہیں کے متعین کردہ ہیں جو درج ذیل ہیں:

1) مخاصمات یعنی علم مناظرہ۔

2) تذکیر بآلاء اللہ۔ نعمتوں کے ذریعے یاددہانی

3) تذکیر بأیام اللہ۔ گذشتہ واقعات کے ذریعے یاددہانی

4) علم تذکیر بالموت ومابعد الموت۔ (موت یا بعد از موت پیش آنے والی حالتوں کے ذریعے یاددہانی)

5) علم الاحکام۔

اگرچہ علوم القرآن اور مضامین قرآن میں بظاہر فرق ہے لیکن علوم القرآن، مضامین قرآن کے لئے ایک ابتدائیہ کا کام دیتے ہیں اور علوم القرآن کے بعد اب جو زیادہ تر لکھا جانے لگا وہ ہمیں مضامین قرآن کے حوالے سے نظر آتا ہے۔ اردو زبان میں اگرچہ مضامین قرآن پر بہت ساری انفرادی کتب دستیاب ہیں لیکن مؤلفین نے اپنے مقدمہ اور آغاز میں یہ ذکر نہیں کیا کہ ان کتب کا آغاز کب شروع ہوا۔ اس موضوع پر پہلی کتاب کونسی تحریر کی گئی۔ اس موضوع پر اردو میں پہلی کتاب جو منظر عام پر آئی وہ مولانا وحید الزمان کے بڑے بھائی علامہ بدیع الزمان کی ہے۔ جس کا نام سبیکۃ الذہب الابریز فی فہرس الکتاب العزیز ہے۔

سبیکۃ الذہب الابریز فی فہرس الکتاب العزیز:

یہ کتاب علامہ بدیع الزمان نے مکہ معظمہ کے دوران قیام میں تحریر فرمائی جو مقام ابراہیم پر اختتام پزیر ہو کر نواب صاحب کی خدمت میں بھیج دی گئی اور 1294ھ میں مطبع صدیقی لاہور سے مولانا محی الدین لاہوری کی نگرانی طبع ہوئی۔[9] اس کے صفحات کی تعداد 124 بڑے صفحات 22x29/8 خط باریک زبان فارسی تھی ہر سورت کے مضامین کی ترتیب وار فہرست۔ دائیں جدول میں رکوع کا نمبر ہے اور ہر صفحہ پر جتنے مضامین مذکور ہیں ان پر مشتمل آیات کریمہ کے مشکل الفاظ کے فارسی میں معانی اس کے حاشیہ میں دیئے گئے ہیں۔ چناچہ ایک اعتبار سے اس کی حیثیت جداگانہ تالیف کی سی ہے اس لئے اس کا نام بھی الگ سا تجویز کیا گیا۔

فتح المنان فی ترجمۃ اللغات القرآن:

اس کتاب کے شروع میں چھ صفحات کا مقدمہ ہے موصوف اس بارے میں لکھتے ہیں کہ یہ کتاب "دریا بہ حباب اندر" کا مصداق ہے۔ اس کا سن اور اشاعت والی جگہ بوسیدہ ہے۔

اقتباس الانوار من کلام الغفار وفہرس المضامین من کلام رب العالمین:

اس سلسلے کی ایک اور کتاب جو اس زمانے کے نو مسلم اہل حدیث مولانا محمد عبید اللہ صاحب مصنف تحفۃ الہند کی تالیف ہے۔ اس کتاب کے 208 صفحات ہیں اور 150 سے زائد عنوانات ہیں آیات سلیس اردو ترجمہ کے ساتھ مطبع صدیقی لاہور سے شائع ہوئی اس پر تاریخ درج نہیں۔ دائیں جانب تین جدولوں میں پارہ، سورت اور رکوع کے حوالے ہیں۔[10]

عمدہ لغات القرآن:

اس کتاب میں قرآنی لغات حروف تہجی کے اعتبار سے مع ترجمہ اردو مرتب ہیں۔ مختصر اور متداول کتاب ہے۔ یہ بھی بنارس کے ایک اہل حدیث مولانا شہید الدین جعفری (متوفی 1337ھ) کی تالیف ہے۔[11]

عجائب البیان فی لغات القرآن مع نجوم الفرقان:

یہ کتاب 1349ھ میں مطبع نامی لکھنؤ میں طبع ہوئی۔ اس کا سائز 22x29 اور صفحات 400 ہیں یہ عمدۃ الغات القرآن کا نقش ثانی کہا جاسکتا ہے۔ اس میں الفاظ قرآنی کا اشاریہ بھی موجود ہے۔ اس کے مصنف مولانا محمد علی بیز اروی حیدر آبادی ہیں (متوفی 1366)ھ ہیں۔[12]

تبویب القرآن لضبط مضامین الفرقان:

یہ کتاب حافظ محمد بشیر اور حاجی محمد فضل الرحمٰن کے تعاون سے ادارہ محمدیہ سے شائع ہوئی۔ اس پر تاریخ طبع بھی درج نہیں تھی بعد میں اس میں ہر صفحہ کے نصف اول میں آیات مبارکہ ہے دوسرے حصہ میں ان کا سلیس اور مطلب خیز ترجمہ ہے۔ اور اس میں ایک سو ایک مضامین شامل کئے گئے ہیں۔ اس میں آیات کے نمبر بھی دے دئے گئے جو اس کی سابقہ اشاعتوں میں نہ تھے۔[13]

فتح الرحمٰن لطلب آیات القرآن:

اسے فیض اللہ مقدسی نے مرتب کیاہے اس کی مدد سے قرآن کی جو آیت نکالنا مقصود ہو نکالی جاسکتی ہے۔

الجوہر الصمدیہ:

یہ لاہور سے شائع ہوئی مصنف کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔

اقتباس الانوار من کلام الغفار:

تصنیف مولوی عبید اللہ صاحب کی ہے اور ان کا تعلق لاہور سے تھا۔

کتاب احکام القرآن:

چوہدری نذر محمد، ناشر: شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشرز لاہور، حیدرآباد، کراچی۔

احکام القرآن پر مشتمل کتب میں قرآن مجید کی صرف انہی آیات کی تفسیر کی جاتی ہے جو اپنے اندر کوئی شرعی حکم لئے ہوئے ہیں۔ان کے علاوہ قصص،اخبار وغیرہ پر مبنی آیات کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔یہ کتاب "احکام القرآن" بھی اسی طرز بھی لکھی گئی چوہدری نذر محمد کی تصنیف ہے۔جس میں انہوں نے تین سو کے قریب موضوعات کے تحت ان موضوعات سے متعلقہ آیات قرآنیہ کو جمع کر دیا ہے۔انہوں نے آیت قرآنی کا متن اور الفاظ لکھنے کی بجائے اختصار کی غرض سے فقط اس کا ترجمہ دینے پر ہی اکتفاء کیا ہے،اور ساتھ سورۃ اور آیت نمبر لکھ دیا ہے،لیکن اس کا نقصان یہ ہوا ہے کہ آیات کے متن کے بغیر اسے پڑھنا ذرا بو جھل محسوس ہوتا ہے۔چوہدری نذر محمد صاحب بنیادی طور پر ایک تاجر پیشہ آدمی تھے،لیکن حوادثات زمانہ نے انہیں قرآن مجید کے مطالعہ پر مجبور کر دیا۔انہوں نے اپنے مطالعہ سے جو کچھ اخذ کیا اسے اپنے جیسے دیگر تاجر حضرات کے لئے جمع کر دیا تاکہ وہ بھی قلت وقت کے باوجود قرآن مجید کے احکام سے واقف ہو سکیں اور اسی کے مطابق اپنی زندگی گزار سکیں۔یہ کوئی علمی یا تحقیقی کتاب نہیں ہے،بلکہ احکام قرآن پر مبنی معلومات کا ایک مجموعہ ہے۔جو تاجروں جیسے مصروف زندگی گزارنے والے لوگوں کے لئے روشنی کی ایک کرن ہے۔[14]

مضامین قرآن از ابو ظفر زین

کتاب کا پورا نام فوری اشاریہ مضامین قرآن ہے۔اس کے مؤلف ابو ظفر زین ہیں۔اور اس کے پبلشر غضنفر اکیڈمی کراچی والے ہیں۔یہ کتاب بھی اردو کتب مضامین قرآن کی طرز پر ہے۔اور اس میں عربی متن قرآن کو شامل نہیں کیا گیا۔[15]

مضامین قرآن از سید فراست علی

کتاب کا پورا نام مضامین قرآن ہے۔یہ سید فراست علی بخاری کی تصنیف ہے۔جو کہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور نے شائع کی ہے۔[16]

نور القرآن

اس کتاب کے مصنف ڈاکٹر سہیل انجم ہیں۔اس پر نظر ثانی حافظ صلاح الدین یوسف نے کی ہے۔اس کتاب کے کل صفحات 570 ہیں۔اور اسے ادارہ کتاب وسنت دارالسلام لاہور والوں نے شائع کیا ہے۔[17]

آسان خلاصہ القرآن

اس کتاب کے مصنف مفتی عارف خان چشتی نظامی ہیں۔انھوں نے قرآن مجید کی منزلوں،پاروں،سورتوں،اور رکوعات کے نورانی مضامین کی جھلک اللہ کے پیغام کی صورت میں بندوں تک پہنچایا ہے۔یہ مختصر مگر جامع معلومات کا پیش بہا خزانہ کتاب ہے۔اس کتاب کے 551 صفحات ہیں۔اور اس کے ناشر پروگریسو بکس لاہور والے ہیں۔[18]

روح قرآن مکمل

اس کتاب کے مؤلف مولانا غیاث احمد رشادی ہیں جو صفا بیت المال انڈیا کے قومی صدر ہیں اور منبر و محراب فاؤنڈیشن انڈیا کے بانی و محرک بھی ہیں۔اس کی اشاعت ادارہ منبر و محراب فاؤنڈیشن انڈیا سے ہوئی جو ہندوستان کے ائمہ و خطباء کا نمائندہ ادارہ ہے ۔اس کے صفحات کی تعداد1360 ہے۔[19]

یہ ہر مضمون کے تحت آیاتِ قرآنی کا عظیم مجموعہ ہے۔یہ مضامینِ قرآن کا انسائیکلوپیڈیا ہے، قرآن مجید وہ بحرِ ناپید اکنار آفاقی وہ آسمانی مقدس کتاب الٰہی ہے جس میں ہر قسم کے عمدہ مضامین بیان کئے گئے ہیں، مولانا غیاث احمد رشادی نے بڑی عرق ریزی سے ہر موضوع اور عنوان سے متعلق تمام تر آیات کو یکجا کیا ہے اور اپنی ضخیم کتاب کو چھ ابواب میں تقسیم کیا ہے، ایمانیات، عبادات، اخلاقیات، معاملات، معاشرت و متفرقات اور ہر باب کے جزوی عنوانات قائم کرتے ہوئے ہر جزوی عنوانات کے تحت تمام آیات کو سلسلہ وار ایک ہی جگہ جمع کیا ہے جس سے ائمہ، خطباء، مقررین، واعظین مصنفین اور اہل قلم حضرات کو بہ آسانی کسی بھی موضوع سے متعلق آیات ایک ہی جگہ مل جاتی ہے، مثلاًاگر کسی کو نماز سے متعلق آیات کی ضرورت ہو تو نماز سے متعلق تمام آیتیں ایک ہی جگہ مل جائیں گی، ماں باپ کے حقوق سے متعلق آیات کی ضرورت ہو تو اس عنوان کے تحت تمام آیتیں ایک ہی جگہ مل جائیں گی اسی طرح وہ سارے مضامین جو قرآن مجید میں ہیں ان مضامین سے متعلقہ آیات کو ایک ہی جگہ جمع کرنے کی یہ خدمت موصوف نے کی ہے، روح قرآن پر ملک کے متعدد مشاہیر و ممتاز علماء کرام نے اپنے تقریظی کلمات تحریر فرمائے ہیں۔

مندرجہ بالا کتب کے علاوہ مندرجہ ذیل کتب بھی اس موضوع پر دستیاب ہیں۔ان کے ناموں اور مصنفین کا ذکر ذیل میں دیا گیا ہے۔

1. تبویب القرآن (اشاریہ) از وحید الزمان خان۔
2. تسہیل القرآن از ابو البشیر پالوا۔
3. بصیرت (اشاریہ منتخب آیات) از کرنل عبد الرؤف شیخ۔
4. مضامین قرآن از زاہد ملک۔
5. مشمولات قرآن از میجر جنرل محمد نواز ملک۔
6. احکام قرآن از چوہدری نذر محمد۔
7. اشاریہ مضامین قرآن از مولانا سید ممتاز علی۔
8. مضامین قرآن (اشاریہ) از میر محمد حسین۔
9. مقامات قرآن از محسن فاروقی۔
10. معجم قرآن اشاریہ از ڈاکٹر غلام جیلانی برق۔
11. قرآن حکیم کا اجمالی تجزیہ از ڈاکٹر اسرار احمد۔
12. حیوانات قرآن از عبد الماجد دریا آبادی۔

خلاصہ

مضامین قرآن کی اردو کتب ہمارے ہاں اس لئے رواج پا رہی ہیں کہ ہم عربی سے نا آشنا اور ناواقف ہیں۔ اس لئے اس اہمیت کے پیش نظر ڈیڑھ صدی کے لگ بھگ اس طرز پر سینکڑوں کتب، کتابچے، رسالہ جات، اشاریہ اور انسائیکلوپیڈیا کا رواج روز افزوں بڑھتا جارہاہے۔ لیکن جامعات کی سطح پر ان پر کوئی تحقیقی کام نہیں ہوا۔ اس مختصر سے جائزہ سے جو مواد اکٹھا ہوا اس کی روشنی میں یہ بات سامنے آئی کہ اب تک جتنے بھی مصنفین کی کتب کی جو دستیاب ہوئی ہیں یا بادل ناخواستہ ہم سے رہ گئی ہیں، ان پر ایم فل اور پی ایچ ڈی کی سطح پر تحقیقی کام کی ابتدا کی جائے اور ان کی افادیت و محاسن اور کج روی اور بے جا تنقید کو سامنے لایا جائے تا کہ ہم ان کی کاوش، محنت و جستجو کو قرآن کریم کی خدمت، عوام اور معاشرے میں ایک ساز گار ماحول، کتاب ہدایت کے آفاقی پیغام کو عام کرنے کے صلہ میں خراج تحسین پیش کر سکیں۔ تحقیقی کام کی کامیابی اس بات کی متقاضی ہے کہ اس خلا کو پر کیا جائے اور غیر جانبدارانہ حقائق پر مبنی تحقیق سامنے لائی جائے تا کہ قرآن کے مضامین کو اکٹھا کر کے استفادہ کیا جاسکے۔ قرآن کریم کے ایسے واقعات جو اشاریہ جات میں ہمیں دیکھنے کو ملتے ہیں ان پر کتب مثلاً قرآن اور علم الجنین، قرآن اور ہائیڈرولوجی وغیرہ جیسے مضامین سے متعلق کتب پر بھی تحقیقات کی جاسکے۔

حوالہ جات

---

1 Aarts, Bas, Sylvia Chalker, and Edmund Weiner. The Oxford dictionary of English grammar. OUP Oxford, 2014p.394

2 "Definition of ARTICLE". 2019. Merriam-Webster.Com. Accessed April 12 2019. https://www.merriam-webster.com/dictionary/article.

3 سورۃ النحل 44:16

4 حافظ احمد یار، مطالعہ قرآن، الفیصل ناشران لاہور، 1994، ج4، ص 240

5 سیوطی، جلال الدین، الاتقان فی علوم القرآن، الفیصل ناشران لاہور، ج2، ص 120

6 سورۃ الحجر، 9:15

7 گوہر رحمٰن، مولانا، "علوم القرآن"، مکتبہ تفہیم القرآن، مردان، ج1، ص 37

8 دھلوی، شاہ ولی اللہ، أحمد بن عبد الرحیم، (المتوفى: 1176ھ)، الفوز الكبير في أصولالتفسير، مترجم از مولانا محمد رفیق چودھری صاحب، مکتبہ قرآنیات، لاہور، 1986م

9 بدیع الزمان، سبیکتہ الذھب الابریز فی فہرس الکتاب العزیز، مطبع صدیقی، لاہور، 1294ھ

10 محمد عبید للہ، اقتباس الانوار من کلام الغفار و فہرس المضامین من کلام رب العالمین، مطبع صدیقی لاہور۔

11 شہید الدین جعفری، عمدہ لغات القرآن، بنارس انڈیا۔

12 محمد علی بیز اروی، مولانا، عجائب البیان فی لغات القرآن مع نجوم الفرقان، مطبع لکھنؤ، انڈیا۔

13 حافظ محمد بشیر اور حاجی محمد فضل الرحمٰن، تبویب القرآن لضبط مضامین الفرقان، ادارہ محمدیہ لاہور۔

14 چوہدری، نذر محمد، احکام القرآن، شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشر ز لاہور، حیدر آباد، کراچی۔

15 ابو ظفر زین، فوری اشاریہ مضامین قرآن، غضنفر اکیڈمی پاکستان، کراچی۔

16 سید فراست علی بخاری، مضامین قرآن، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور۔

---

[17]۔ ڈاکٹر سہیل انجم، نور القرآن، کتاب و سنت دار السلام لاہور ص58

[18]۔ چشتی، عارف خان، آسان خلاصہ قرآن، پروگیسو بکس، لاہور۔

[19]۔ رشادی، غیاث احمد، روح قرآن، دکن ٹریڈرس اور ہندوستان پیپر ایمپوریم، منبر و محراب فاؤنڈیشن انڈیا۔